رہتے ہین اور اونکو اپنے مذہب کے حق ہونے پر وسواس نہین آتا یہانتک
کہ جب انکا بہت زور ہوا تھا تب مسلمانون کے جہاز پر چڑھ جاتے اور اقتلوا المشرکین کہکے
اللہ اکبر کہتے ہوئے سیکڑون مسلمانون اور حاجیونکو قتل کرتے تھے اور انکا حال یونتک پہنچا
یہان تک کہ جب مکہ معظمہ پر غالب ہوگئے تھے تب اونکا منادی فجر کی اذان کیوقت
وہان کے کوچہ مین پکارتا پھرتا تھا کہ اے مکہ کے مشرک لوگ اٹھو نماز پڑھو اور جب
مدینہ منورہ پر غالب ہوئے تب بقیع کی قبرونکو کھودا اور روضہ مبارک پر بھی دست اندازی
کرنی چاہا تھا مگر اللہ تعالی نے اونکے کید کو باطل کر دیا الغرض باوجود ان سب
گمراہیون کے وے لوگ اپنے مذہب کو حق جانتے رہے یہان تک کہ اللہ تعالی
نے اونکی شوکت کو توڑا یعنے اونکی لڑائی کی بڑی ہیبت جو لوگون کے دل مین
سمائی تھی سو نکل گئی اور خوب مارے گئے اور اللہ تعالی نے خراب کیا
اونکے شہرونکو اور اونکے اوپر فتح دیا مسلمانون کے لشکرون کو بارہ سو
تینتیس ہجری مین اس مضمون کو جو چاہے رد المحتار کی تیسری جلد کے
باب البغاۃ مین دیکھ لے سو یہ گمراہ لوگ جو اپنی گمراہی پر مضبوط رہتے
ہین اور حق بات کو نہین سنتے تو اس سبب سے اکثر لوگ اس بات کا
بڑا تعجب کرتے ہین اور شبہ کرتے ہین کہ شاید یہ لوگ حق پر ہین تو اسکا
سبب یہ ہے کہ اپنے گروہ کے سوائے چونکہ یہ لوگ سب کو مشرک
جانتے ہین اس سبب سے انکا ایمان خالص باقی نہین رہتا تب
اونکے مذہب مین ان لوگون کو شیطان وسواس نہین ڈالتا بلکہ اونکے
گمراہ کرنے سے اب وہ فراغت ہوکے بیٹھا ہے جیسا کہ تفسیر روح البیان مین

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کی تفسیر مین لکھا ہی اور نبی علیہ السلام سے
شیطان کے وسواس دلانے کی حقیقت لوگون نے پوچھا تب فرمایا
علیہ السلام نے کہ جس گھر مین کچھ نہین ہوتا اوس مین چور نہین داخل ہوتا
سو یہ وسواس کا پانا نرا ایمان ہی یعنے نرے ایمان کی نشانی ہی اور کہا
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہ فرق ہماری نماز مین اور اہل کتاب کی
نماز مین شیطان کا وسوسہ ہی یعنے ہماری نماز مین وسوسہ ہوتا ہی اور اونکی
نماز مین وسوسہ نہین ہوتا اسواسطے کہ شیطان فراغت پاچکا ہی کافرون کے
شغل سے اسواسطے کہ کفار نے شیطان کی موافقت کیا ہی اور مومن لوگ
شیطان سے مخالفت کرتے ہین اور اوس سے لڑتے ہین اور لڑائی ہوتی ہی
مخالفت کے سبب سے انتہی اور سچے مسلمانون مین جو شرک سے
خوب پاک ہین باوجود ہم مذہب ہونے کے آپس مین جھگڑا لڑائی اور نفاق
ہوتا ہی سو اوسکا سبب یہ ہی کہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ شیطان
ناامید ہوگیا ہی اس بات سے کہ مصلی لوگ اوسکو پوجین ولیکن
آپس مین ورغلایا کرتا ہی اور فتنہ فساد اون لوگون مین مچائے رہتا ہی
یہ حدیث جامع صغیر مین ہی تو اب مسلمانون کو لازم ہی کہ شیطان کی
مخالفت کرین اور آپس مین اتفاق رکھین الغرض جب بدمذہبونکے
مذہب کی حقیقت کھل گئی تو اب یہ مذکور بد مذہب ہون یا اونکے
سوا جو لوگ اہل سنت و جماعت کی مشہور کتابون کے خلاف
بات لوگون کو تعلیم کرتے ہین یا تصوف کی معتبر کتابون کے

خلاف اونکا قول وفعل ہو اور باوجود اسکے دعوی درویشی کا
کرتے ہون یا جو لوگ ایسی بات کہتے ہون کہ اوسکی سند اہل سنت
وجماعت کی معتبر کتابون سے دیکھا نہ سکین ان سب سے بہت ہی
پرہیز کرنا چاہیے اور انکی بات ہرگز نہ سننا چاہیے اور ایک بڑا
دھوکھا ان گمراہون کا یہ ہی کہ جب کسی سے بحث کرتے ہین
تب عوام کو فریب دینے کیواسطے حدیث اور قرآن سے دلیل لاتے
ہین اور عوام سے کہتے ہین کہ اللہ اور رسول کے کلام کو چھوڑ کے
ہم دوسرے کے کلام پر کسواسطے عمل کرین اور فقہ دوسرے
کا کلام ہی اور سب سے بڑا وسواس یہ دلاتے ہین کہ جب چارون
امام برحق ہین تو ایک ہی امام کے مذہب پر اڑ جانا اللہ تعالی کی
کشادہ رحمت کو تنگ کرنا ہی یعنے ایک ہی امام کے مذہب کے
موافق عمل کرنا بڑی مشکل ہی آسانی اسی مین ہی کہ کبھی امام ابوحنیفہ
کبھی امام مالک کبھی امام شافعی کبھی امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالے
کے مذہب کے موافق عمل کرین سو اس وسواس کا مختصر یہ ہی
کہ جب چارون امام کے مذہب کے موافق عمل کریگا اور چارون
کے حکم کو برابر جانے گا تو ضرور ہوگا کہ ایک ہی وقت مین
ضب کو جسکو فارسی مین سوسمار اور ہندی مین گوہ کہتے
ہین امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب بموجب حلال
اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب بموجب حرام جانے گا

تو ایک ہی وقت مین ایک ہی چیز مین اجتماع ضدین کا لازم آوے گا
اور شرح عقائد نسفی وغیرہ مین اس بات کو معتزلہ کا مذہب لکھا ہی اور
اسکو رد کیا ہی اور ایسا کرنے مین مکلف یعنی عاقل بالغ خود مختار بن جاویگا
اور شریعت کا مقرر کرنا بے فائدہ ٹھہریگا اور جو شخص جب جس مذہب کی
تقلید چاہے تب اوس مذہب کی تقلید کرے اس بات کو جامع الرموز
مین معتزلہ کا مذہب لکھا ہی اور ایک ہی امام کو معین کرکے اوسکی
تقلید کو اہل سنت وجماعت کے مذہب بموجب واجب لکھا ہی اور
فی الحقیقت یہ مسئلہ تحری کے مسئلہ کے طور پر ہی کہ جیسا کہ تحری
کے خلاف عمل کرنا درست نہین ہی اور تحری کے خلاف کرنے مین
نجات نہین ہی ویسا ہی جب اپنے باپ ما اُستاد مرشد قاضی مفتی
بادشاہ اور کسی ایک ملک کے سارے خواص اور عوام کو کسی ایک
امام کے مذہب پر دیکھا مثلاً ہندوستان کے ملک کے سارے خواص اور عوام
کو امام ابو حنیفہؒ کے مذہب پر دیکھا تب اونکے مذہب کے راجح اور
افضل ہونیکی تحری دل مین جم گئی تو اب اوسکے خلاف کرنا درست
نہین اور اس تحری کے خلاف مین نجات نہین ہی اس بات کی
خوبی کی حقیقت کو عالم لوگ جانتے ہین عوام کو اس بات کی خوبی کی خبر
کہاں ایک مضمون مختصر سنو تاکہ ان لامذہبوں کے مذہب کی حقیقت
معلوم ہو کہ انکا مذہب نفس کی تابعداری ہی اور نفس امارہ انسان کا
مجبول یعنے مخلوق ہی جاہ وریاست کی محبت پر اور اوسکے دل کا سارا قصد

اسی پر رہتا ہی کہ اپنے زمانہ کے سارے لوگون سے بڑھکے رہے اور بالذات اسی بات کا خواہان ہی کہ سارے خلائق اوسکے محتاج اور اوسکے اوامر اور نواہی کے فرمان بردار ہون اور وہ کسیکا محتاج نہو اور کسی کے حکم کے تابع نہو اور چھوٹے ہوئے جانورون کیطرح جیسے چھٹا پھرے جو چاہے سو کرے اور یہا سکا دعوا الوہیت کا یعنے معبود ہونیکا اور اللہ تعالی کے ساتھ شریک ہونیکا ہی بلکہ نفس کمبخت شریک ہونے پر بھی راضی نہین ہی وہ چاہتا ہی کہ صرف وہی حاکم رہے اور سب اوسکے محکوم اور حکم کے تابع رہین تب اوسکی دوا کیواسطے اللہ تعالی نے سارے انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات کو نبی کرکے بھیجا اور شریعت کے احکام مقرر کیے اور تابعداری اور تقلید کو فرض کیا بس جس نے تقلید اختیار کیا اور شریعت کی تابعداری کا پھندا اپنے گلے مین ڈال لیا وہ اس شر سے بچا اس مضمون کو حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوب پنجاہ و دوم وغیرہ مین دیکھو سو یہ لامذہب لوگ چاہتے ہین کہ ہم کسی کی تقلید نکرین اور تقلید چھوڑانے کیواسطے یہ سب پھیر پھار کی باتین کرتے ہین اسیطرح جیسے عوام کو اسبات کی خبر کہان کہ اللہ اور رسول کے کلام کے معنے کا نام فقہ ہی اور اللہ اور رسول نے عامی کو یعنے سوا مجتہد کے سبکو حدیث اور قرآن سے مسئلہ نکالنے سے منع کیا ہی اور اسبات کا حکم صرف مجتہدونکو دیا ہی اور مجتہد کے سوا سے حدیث اور قرآن سے دلیل لانے اور اوس سے مسئلہ نکالنے کو حرام کیا ہی اور مجتہد کے سوا سے جو عالم لوگ ہین اونکو بھی یہی حکم ہی کہ جو شخص جو مسئلہ بیان کرے اور

جو دعوا کرے وہ اہل سنت و جماعت کے مذہب کی معتبر کتابون سے اپنے اُس دعوی
کی دلیل اور اوس مسئلہ کا جواب نقل کر دے رد المحتار اور مختارات النوازل وغیرہ مین
اِسبات کو کھول کے لکھا ہی اور جس عالم سے کوئی پوچھے گا انشاء اللہ تعالی وہ اس بات کو
سچ کہیگا اب عوام لوگ کو کتاب سے سمجھنا بہت مشکل ہی تو عوام لوگون کے سمجھنے کیواسطے
ایسی بات اس رسالہ قول الیقین مین ہم لکھدیتے ہین کہ اونکو یقین آجاوے اور دین مذہب کے
معاملہ مین پھر کسی طرح کا شبہہ باقی نرہے اور اونکا دل اسبات کو قبول کرلے
وہ بات یہ ہی کہ یہ بات سب کوئی سمجھتا ہی کہ جو چیز جس دیس مین پیدا ہوتی
ہی اوسکی خوبی اور برائی جیسا اوس دیس والے پہچانتے ہین ویسا دوسرے دیس
والے نہین پہچانتے اور یہ بات بھی خوب ظاہر ہی کہ اچھی چیز کے ہوتے ہوے
کوئی شخص بری چیز قبول نہین کرتا اور یہ بات بھی سب کوئی سمجھتا ہی بلکہ سارے
آدمی کی جبلت اسطرح پر آپڑی ہی کافر ہون یا مسلمان کہ جس بات کو خبر متواتر سے
سُنتے ہین اوس بات کا دل مین ایسا یقین ہوجاتا ہی کہ کسی طرح سے اوسمین شبہہ نہین
رہتا جیسا کہ چین کا ملک ہمنے کبھی نہین دیکھا ہی مگر خبر متواتر کے سبب سے خوب یقین ہی کہ چین کا
ملک ہی اور اوسکی خبر جھوٹھ اور افترا نہین ہی اور تواتر کہتے ہین ایسی خبر کو جسکا جھوٹھ ہونا ہرگز
دل قبول نکرے جب یہ بات سمجھ مین آگئی تو اب سمجھو کہ تواتر سے خوب ظاہر ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا دیس مکہ مدینہ ہی اور دونون مین دین کے قیامت تک رہنے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دی ہی وہ حدیث مشکوۃ المصابیح مین موجود ہی کیونکہ اسبات کا اقرار یہود و نصاری ہندو
و مسلمان اہل سنت اور شیعہ دوست و دشمن سب کرتے ہین اور دین اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
ظاہر کیا یہ بات بھی تواتر سے ثابت ہی تو دین کا دیس مکہ مدینہ ہی اور دونون پاک مکان مین

قیامت تک دین رہنے کی خبر حضرت نے دی ہی تو جو دین اور مذہب دونوں پاک مکان میں
جاری ہی اور دیکھا جاتا ہی اور جس طرح سے دین پر اور اپنے اپنے مذہب پر ثابت اور قائم رہنا
وہاں دیکھا جاتا ہی اور جس دین اور مذہب اور طور کو وہاں کے لوگوں نے اپنے واسطے پسند کر لیا ہی وہی دین اور
مذہب اور وہی طور سچا اور اچھا ہی اور باقی سب جھوٹا اور برا ہی اور یہ بات بھی خوب یقینی ہی کہ جو
دین اور مذہب مکہ معظمہ کے لوگوں کو بطور امانت قدیم سے ملا ہی اوسی پر وہ لوگ آپ بھی قائم ہیں اور دوسروں کو
بھی بطور امانت کے پہنچا دیتے ہیں اور لاکھوں آدمی کو حج اور طواف کے ارکان تعلیم کرتے ہیں اور اونکے
حج ادا کرواتے ہیں اور اونکو طواف کرواتے ہیں اور ان سب باتوں میں تمام جہان کے
مسلمان لوگ اونکو امین جانتے ہیں اور کوئی اونپر اعتراض نہیں کرتا سوای شیعوں اور
وہابیوں اور خارجیوں اور لامذہبوں وغیرہ بدمذہبوں کے اور اونکو امین کیوں سمجھا نہیں
کیونکہ اونکو اللہ تعالی نے ہمیشہ کیواسطے امین کیا ہی سورۂ والتین میں اللہ تعالی نے فرمایا ہی
وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ یعنی اور قسم ہی اس شہر با امانت کی یعنی مکہ معظمہ کی اور اونکی امانت
میعادی نہیں ہی بلکہ جبتک قرآن شریف ہی تبتک اس شہر مکہ کے لوگ امین ہیں دنیا کے
حاکموں کی طرح سے جو امین ہوتا ہی اوسکی بات حاکم اور رعیت سبکو قبول کرنا پڑتا ہی گو کہ
اوسپر شبہہ خیانت کا بھی ہو اور احکم الحاکمین نے مکہ والوں کی امانت کو اپنے علم قدیم سے جان کے
تب اونکو امین فرمایا تو اب اونکو جو شخص امین سمجھا نیکا یا شبہہ وہ شخص قرآن شریف کا منکر ہو اور
اسی مضمون سے مکہ معظمہ کے سارے مخالفوں کے مذہب کی برائی سمجھو سبحان اللہ حق آیا اور جھوٹ
نکل بھاگا اب مسلمانوں پر واجب ہی کہ اس زمانے سے لیکے قیامت تک مخالف لوگ جتنا
وسواس ڈالا دیں اسی مضمون سے سبکو دفع کریں مثلا حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث
دہلوی حنفی قدس سرہ نے سوالات عشرہ کے جواب میں لکھا ہی کہ اپنے امام کے سوائے

دوسرے امام کے قول پر عمل کرنا بغیر تینون وجہون مین سے ایک وجہ
کے مکروہ ہی قریب حرام کے کیونکہ یہ کھیل ہی دین مین وہ تینون وجہ یہ ہین
ترجیح تنگی تقوی سو ایسی بات کو دلیل پکڑکے لا مذہب لوگ کہتے ہین
کہ ہم لوگ رفع یدین کرنیکے قول مین ترجیح پاتے ہین سو اس وسواس کا
رد یہ ہی کہ حنفی مذہب کو رفع یدین کرنا کسی طرح جیسے درست نہین کیونکہ رفع یدین
نکرنے مین کچھ تنگی نہین ہی اور اوسکے کرنے مین تقوی بھی نہین ہی بلکہ
نکرنے مین تقوی ہی کیونکہ رفع یدین کرنیوالون کے نزدیک بھی رفع یدین
کرنا مستحب ہی اور نکرنے والونکے نزدیک رفع یدین کرنا حرام ہی
تو مستحب کا کرنا چونکہ واجب نہین ہی اور حرام سے بچنا واجب ہی اسلیے
رفع یدین کا نکرنا واجب ٹھہرا اور ترجیح پانا جو کہا سو اوسکا رد یہ ہی کہ ترجیح پانا
مجتہد یا ممیز کا کام ہی دوسرا جو اسبات کا دعوی کرے سو جھوٹھا ہی بھلا
انصاف کرو کہ امام اعظم اور امام محمد رح اور امام ابو یوسف اور امام زفر رح نے
اور ہدایہ اور شرح وقایہ اور در مختار والے نے اور دوسرے غیرہ معتبر فقہا نے
اور لاکھون حنفیون نے خصوصاً مکہ معظمہ کے حنفی لوگون نے ترجیح نہ پایا
جنکو اللہ تعالی نے امین کہا ہی اور مدینہ منورہ جسمین قیامت تک دین رہنے
کی خبر حدیث صحیح مین موجود ہی وہان کے حنفی لوگون نے ترجیح نپایا تو یہ
جھوٹھا مفتری رفع یدین مین کسطرح ترجیح پاتے انکا بس زیادہ افترا سے
کام نہین ہر مسئلہ کا فیصلہ اللہ تعالی کے مقرر کیے ہوئے امینون سے
اور حرمین شریفین کے لوگون سے کروالو مثلاً وجود یہ لوگ جو مکے مین اور اوکا

نشان حرمین شریفین مین ہی اب تک نہین ہو اُسکا فیصلہ بھی اُنھین اہلون سے
اور بیچ کے دلیل والون سے کروالو اسی طرح سے عمل مولد شریف کے مستحب
ہونیکی تحقیق بیچ دلیل یا معتبر کتابون کے مضمون اور معتبر عالمون کے قول سے اور
مولود مین جو قیام کرتے ہین اوسکے مستحب ہونیکی جو آٹھہ دلیل ہین نے رسالہ مختصر
مین لکھہ کے چھپوا دیا ہی اور باوجود اسکے ابتک وہابی لوگ دونون کے منع
کرنے سے باز نہین آتے اسکا فیصلہ بھی اُنھین لوگون سے کروالو اور اسیطرح سے
ہندوستان اور بنگالے کے دار الحرب اور دار الاسلام ہونیکے مسئلہ کا فیصلہ
بھی کروالو و علی ہذا القیاس اب ایک بات اور بھی یاد رہے کہ جتنا فساد
دین مین برپا ہوا ہی سو اُنھین دجالون سے ہوا ہی جنھون نے چار مذہب کے سوا
پانچوان مذہب اختیار کیا ہی حرمین شریفین مین اس سبب فساد کا نشان
نہین بلکہ پانچوین مذہب کے لوگ کو وہان جانے سے وہان کے لوگ قید کرتے ہین اور
تعزیر کرتے ہین اور اوس پاک مکان سے نکلوا دیتے ہین بس خیر اسیمین ہی کہ ہر ملک کے
حاکم لوگ جسمین پانچوین مذہب کی بو پاوین اوسکو سزا دین اور ملک سے نکلوا دین ایمان والے
کو اسقدر کفایت ہی اس خاکسار کے دادا پیر حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ
کو جو لاکھہ حدیث یا زیادہ یاد تھی اس سبب سے کسی نے کہا کہ آپ اجتہاد کیون نہین کرتے
تب آپنے فرمایا کہ اجتہاد کرنا ایسا ہی جیسا چارپائی مین پانچوان پایہ لگانا الغرض
جب نفس کی خرابی کا حال اور اوسکی خرابی کی دوا کیواسطے نبی لوگون کے بھیجے جانے کا حال
اور شریعت کے احکام کی تابعداری اور تقلید کا حال بخوبی معلوم ہو چکا تو اب سمجھو کہ نفس کی خرابی
کی دوا عموماً شریعت کی تابعداری سے خود بخود ہو جاتی ہی مگر شریعت کے احکام مین سے نماز خاص کر کے

نفس کی اصلاح کیواسطے مقرر ہوئی ہی بغیر نماز کے کوئی دوا ہرگز فائدہ نکریگی جیساکہ تفسیر
روح البیان مین مذکور مقام کے پہلے لکھا ہی اور لیکن نفس جو ہی سواوسکی اصلاح کا
سبب پانچون وقت کی نمازین ہین اسواسطے کہ فرضیت نماز کی نفس کی اصلاح
کیواسطے مقرر ہوئی ہی اسواسطے کہ نماز مین تین حال کے ساتھہ تذلل یعنے ذلیل بننا
اور اپنی ذلت کا ظاہر کرنا ہوتا ہی ایک تو ملک اعظم یعنے سب بادشاہون کی بادشاہ کے
آگے ہاتھہ باندھنے سے دوسرے رکوع کرنے سے تیسرے سجدہ کرنے سے
اور نفس بن جاتا ہی خضوع اور خشوع اور اور تذلل سے یعنے عاجزی اور فروتنی
اور نوتنی کرنے اور اپنے تئین ذلیل جاننے اور اپنی ذلت کے اقرار کرنے
اور اپنی ذلت کے ظاہر کرنے سے انتہی اور باقی نماز کی فضیلت اور خوبی
آیت اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور تصوف کی کتابون سے اسقدر
ظاہر ہی کہ اوسکے بیان کی حاجت نہین ہی جو کوئی نماز نہ پڑھیگا وہ شخص
کتنی ہی عبادت اور نیکی اور خیرات اور عمل صالح کریگا اوسکا نفس کبھی نہ بنے گا
اور یہ بات بھی بدیہی اور یقینی ہی کہ اپنے نفس کی خرابی کسی کو پسند نہین
تو اس صورت مین بے نمازی رہنا کب کسی کو پسند آویگا اللہ تعالے
ہم سب کو اپنے نفس کی اصلاح کی توفیق دیوے آمین اور نماز مومنون کی
معراج ہی کہ اوسکے سبب سے بندہ اللہ تعالی کے قرب کے مکان مین پہنچ جاتا ہی اور نماز اللہ
تعالی کے دیدار کے مقام کی خبر دیتی ہی اور نماز مین اوسکے دیدار کی بو آتی ہی اور یہ بات کسی

عبادت مین حاصل نہین والسلام

دعائے توسّل پیران خود خاندان چشتیہ از فقیر محبوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی از طفیلِ پیرِ محمود
برآوے دین اور دنیا کا مقصود

بھی دل سے دور کردے رنج اور غم
طفیلِ پیرِ احمد قطبِ عالم

طفیلِ پیرِ دادا باکرامت
علیِ جونپوری بود نامت

مجھے تو نورِ عرفان اب عطا کر
طفیلِ پیرِ احمد پیرِ اکبر

مجھے صدقہ محدّث دہلوی کا
کہ شاہ عبدالعزیز ہی نام اونکا

ولی اللہ محدّث کا بھی صدقا
مجھے ہرگز نہ تو دوزخ کو دکھلا

بحق عبدالرحیم پیر پیارا
قیامت کو مجھے ہووے سہارا

الٰہی فیض ہو مجھکو عنایت
طفیل شاہ رفیع الدین حضرت

طفیلِ قطبِ عالم ایخداوند
مجھے کر نورِ ایمان سے تو خورسند

بصدقِ شیخ نجم الحقِ اطہر
تو کر آسان حسابِ روزِ محشر

پئے عبدالعزیزِ نام آور
مرا ہو خاتمہ کلمے کے اوپر

بھی صدقہ قاضی یوسف ناصحی کا
رہا کر چاہِ غم سے مجھکو مولا

طفیلِ شیخ طاہر ہووے طاہر
گناہوں سے مرا باطن اور ظاہر

طفیلِ شاہِ حامد یا الٰہی
نہ دنیا مین پڑے مجھ پر تباہی

حسام الدین کا صدقا ایخداوند
مدینے کی زمین کا ہو مین پیوند

الٰہی از طفیلِ خواجہ نور
مجھے جنت مین پہونچا شاد و مسرور

علاء الحق کا صدقہ میرے معبود | تو بر لا میرے دل کا سارا مقصود
بحق صدقہ سے سراج الدین اخی کے | تو میرا خاتمہ با خیر کر دے
نظام الدین شاہِ اولیا کے | تو صدقے باپ ماں کو بخش میرے
فرید الدین و قطب الدین کاکی | معین الدین چشتی پیر ہادی
بحق عثمان و شریف زندنی کے | تو صدقے موت کو آسان کر دے
طفیلِ خواجہ مودود چشتی | تو کر آسان حسابِ روزِ سختی
طفیلِ یوسف و چشتی محمد | بہ برکت خواجہ چشتی احمد
بہ برکت خواجہ اسحاقِ چشتی | علو دینوری ہا ہبیرہ بصری
حذیفہ اور ابراہیم ادہم | علی آخر الٰہنا ای رب ارحم
طفیل ابن عیاض و عبد واحد | حسن البصری کے صدقے ای ماجد
علیِ مرتضیٰ شیرِ خدا کے | تو صدقے جنت الاعلیٰ مجھے دے
محمد مصطفیٰ کے صدقے ای رب | دعا محبوب کی مقبول ہو سب

الحمد للہ رب العلمین کہ یہ رسالہ فیض مقالہ قول الامین دفع وساوس واوہام لا مذہب غیر مقلدین مین تالیف لطیف واقف رموز خفی و جلی مولوی کرامت علی صاحب جونپوری عشرہ آخر ماہ جمادی الاخری سنہ ۱۳۰۱ ہجریہ کو مطبع نظامی واقع کانپور مین باہتمام امیدوار غفران ایزد سبحان محمد عبد الرحمن سے بحلیہ طبع آراستہ ہوا

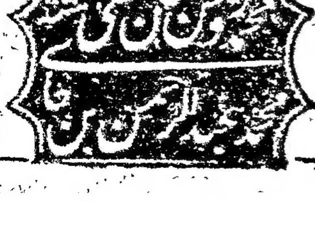

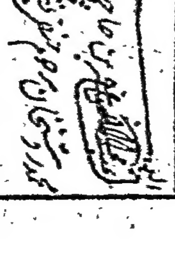

واسطے سند کے ختم و دستخط مہتمم کے خاتمہ پر کیے گئے